روئیکہ من بدیدیم اندر عیاں نگجند
لذت جمال آنرو اندر جہاں نگجند
آں روئے محض مطلق ہیچوں بیگچونست
از وہم و فہم بیروں صورت در آں نگجند
گر کس مرا بپرسد چیزے بدہ نشانی
آں روئے بے نشانست اندر نشان نگجند
اندر کنار جانان اسرارھا بگفتم
جبرئیل بہ ملائکہ اندر میاں نگجند
پرواز مرغ قدسی جز لا مکان نباشد
مرغ لا مکانی اندر مکان نگجند
حضرت کہ لاابالی پروائے کس ندارد
آن کس کہ کس نباشد اندر مکان نگجند
بسیار زور باید در کار پہلوانی
مرد ضیعف و لاغر در پہلواں نگجند

پیش از قضا و کرسی ران زحق گرفتم
ایں قیل و قال کسی راهرگز دران نگجند
تیرے بدست دلبر آید جگر بدوزد
آں تیر ناگھانی اندر کماں نگجند
بادے و زد قضا را آتش زغیب خیزد
آفت رسد هماں دم اندر گماں نگجند
ایں خاك بے ادب راچه نسبت به اوچه باشد
اما چون نوازد کس را زبان نگجند
عصیاں نقش آدم از فضل گر پزیرد
تقدس روح پاکاں نسبت درآں نگجند
این لقمه چوں چرارا اندر قضائے باری
کس رابه هیچ خالے اندر دهان نگجند
بادست خود پیاله دانی چه ذوق دارد
باذوق آں پیاله باغِ جنان ،گجند

ہمت بلند باید عشاق مست مئے را
مردے خمیس ہمت در عاشقاں نگجند
بلبل چون گل بنید گویا بہ گل نشیند
بیچارہ زاغ مسکینیی با بلبلاں نگجند
در داستانِ شہرش بیگانہ راچہ مدخل
آنکس کہ نیست محرم در داستان نگجند
دائم وصال بادا خیزایں حرام بادا
بادے وصال دائم اندر نشان نگجند
اندر جمال جانان "راجا" دوام غرقسنت
از مرتب و مالش اندر جہاں نگجند

میری پروازِ معرفت تک کسی کی رسائی نہیں یعنی اس کا کوئی پیمانہ نہیں

جس معشوق کا جس ذاتِ مطلقہ کا میرا دل دیدار کر رہا ہے جو میرے

اندر موجود ہے ظاہر ہے اس تک کوئی پہنچ نہیں سکتا وہ ذاتِ مطلقہ پاک احد ہے اس کا بیان ممکن ہی نہیں ہے وہم وفہم کے ادراک سے باہر ہے اس کی ظاہری صورت سے اس کی حقیقی صورت کا ادراک نہیں کر سکتے ہیں کوئی بھی میرے قلب میں پوشیدہ نشانیوں کی نشاندہی نہیں کر سکتا ہے میرے اندر میرے معشوق کے لامحدود اسرار چھپے ہوئے ہیں تو میں بیان کرر ہا ہو جبریل تمام ملائکہ کے سمیت بھی اس اسرار وَرموز کے دنیا میں داخل نہیں ہو سکتے معرفت کے پرندے کی پرواز بھی اس لامکاں تک نہیں پہنچ سکتی یعنی وہ لامکانی معرفت کا پرندہ بھی میرے مکان میں داخل نہیں ہوسکتا میرے معشوق وسرکار کی بارگاہ میں میری پرواز کیا ہے اے لاابالی ہر کس و ناکس کی جرات نہیں ہے کہ اُس معرفت کے مکان تک پہنچ سکے..بہت زور چاہئے اس پہلوانی میں مرد ضعیف اور لاغر یعنی بے معرفت مرد اس معرفت کی پہلوانی میں کیا داخل ہوگا..صدرۃ المنتہہ اور قضاو کرسی کے اسرار ورموز جو حق ہیں میں ان رازوں کو جاننے والا ہواور یہ راز میری گرفت میں ہیں یہ قیل وقال

کرنے والے ہرگز اس مقام پر پہنچ نہیں سکتے اور نہ ہی اس مقام کی پیمائش کر سکتے ہیں میرے محبوب معشوق کے ہاتھوں سے تیر نکل کر میرے جگر میں پیوست ہو گیا ہے وہ تیر جو کماں میں ہے اس تیر نا گہانی تک تو نہیں پہنچ سکتا یہ ہوا محض آتش قضا کی زد میں ہے جو کہ ایک غیب ہے ہر دم آفت پہنچ سکتی ہے لیکن یہ بھی میرے اندر نہیں آسکتی اے خاک بے ادب اے بے ادب انسان تیری کیا نسبت اس اعلیٰ سے لیکن جب وہ اعلیٰ ذات نوازنی ہے تو وہاں ہر کس و ناکس کی زبان بند ہو جاتی ہے..اے آدم (انسان) جو نقشہ گنہگار ہے جسے رب العزت نے اپنے فضل سے نوازا ہے پاک و مقدس روح سے تیری کوئی نسبت نہیں ہے اور نہ ہی تو اس تک پہنچ سکتا ہے کیوں چوں چرا کا لقمہ دے رہا ہے کیوں اس باری تعالیٰ کی قدرت میں چوں چرا کر رہا ہے کوئی بھی اس کے قدرت کے بارے میں کا زبان کھولے گا اس کا منہ معرفت سے خالی ہے اپنے ہاتھ سے عشق کا پیالہ پینے میں کیا مزا ہے کیا تجھے اسکی خبر ہے یا تو شرابِ عشق پینے کا ذوق رکھ سکتا ہے، اُس

شرابِ بہشت کو پی سکتا ہے وہاں تیری رسائی ممکن ہیں یا
اعلیٰ عشاق ہی اس شراب میں مست ہو سکتے ہیں بے ہمت
نامرد، عاشقوں کی مجالس میں نہیں بیٹھ سکتے معرفت کی بلبل جہاں
عرفان کے پھول دیکھتی ہے اس میں گنگنا کر بیٹھ جاتی ہے بے چارہ
مسکین پرندہ کوئل کہاں معرفت کی بلبلوں کے درمیان رک سکتا ہے
معرفت کے شیر کے داستان میں بیگانہ فرد کا کیا دخل جو اس معرفت کی
داستان سے واقف ہی نہیں ہے وہ داستان معرفت کو کیا پائے
گا.. وصالِ محبوب دائمی ہے اور ہمیشہ باد ہے اس کے علاوہ تمام وجود
حرام باد ہیں محبوب کے حسن و جمال میں راجا کو دوام حاصل ہے اسی
میں، میں محو ہوں اس مرتبہ اور مقام تک کوئی کیا پہنچ سکتا ہے نہ ہی اس
کی پیمائش کر سکتا ہے.